Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr Shahla Bano

Dept of Urdu

Course:-BA part 1 (Hons) paper 2nd (2019-20)

Topic : - Meer ki shairi ka mukhtasar waaze

Scanned with CamSca

میر کا انداز

16/5/2

یوں تو ہر بڑا شاعر ایک خاص طرز کا مالک ہوتا ہے۔ مگر بعض صاحب کمال ایسے ہوتے ہیں جن کے ہنر و فن کی نمایاں خصوصیات نہ صرف اپنے دور کو متاثر کرتی ہے بلکہ مستقبل میں بھی لوگ ان کے طرزِ خاص کو مانتے ہیں۔ میر تقی میر بھی ایسے ہی صاحبِ کمالوں میں سے تھے۔ ان کی شاعری کا اعتراف نہ صرف ان کے معاصرین نے کیا بلکہ ان کے بعد بھی تقریباً ہر دور میں بڑے بڑے شاعروں نے ان کے فن کو سراہا اور مختلف پیرایوں میں ان کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

چنانچہ ناسخ فرماتے ہیں ~ آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میر نہیں۔

اور غالب کہتے ہیں ~

ریختے کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا

شیخ ابراہیم ذوق نے یوں داد دی ہے ~

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب - ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

اور اکبر میر کے کلام سے متاثر ہو کر کہہ اٹھتے ہیں ~

میں ہوں کیا چیز جو اس طرز پہ جاؤں اکبر
ناسخ و ذوق بھی جب چل نہ سکے میر کے ساتھ

اور پھر حسرت موہانی کا یہ شعر ~ شعر میرے بھی ہیں پردرد لیکن حسرت
میر کا شیوۂ گفتار کہاں سے لاؤں

اشعار و اقوال کی یہ فہرست اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ میر کے معتقدین میں ہر دور کے بڑے بڑے شاعر اور باکمال شامل ہیں جو خود بھی اپنے زمانے کے مسلم استاد ہیں۔ اور ان میں بعض تو عظمت کی صف میں بہت بڑے درجے اور رتبے کے مالک ہیں مگر پھر بھی

میر وہ پہلے شاعر ہیں جنھوں نے رباعی کی بحر میں غزل کہی ہے۔

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

میر نے جو شاعری دنیا کے سامنے پیش کی ہے اس میں عظمت بھی ہے اور حسن بھی۔ ان کی شاعری میں انکی انفرادیت کے گہرے نقوش موجود ہیں۔ یہ انفرادیت ان کے موضوعوں میں بھی ہے اور ان کے اسلوب میں بھی۔ اسی انفرادیت کو دنیا میر کے مخصوص رنگ کے نام سے یاد کرتی ہے۔ یہ کمال ان کے مضمون میں بھی ہے اور انکی زبان و بیان میں بھی ہے۔

میر سلیقے سے میری نبھی محبت میں
تمام عمر میں ناکامیوں سے کام لیا۔

میر کا یہ مخصوص کمال کسی ایک صفت کا نام نہیں بلکہ ان کی شاعری کے مجموعی خصائص پر حاوی ہے ان کے موضوع روایتی اور رسمی بھی ہیں۔ مگر بعض موضوع ایسے بھی ہیں جو ان سے خاص ہیں۔ مثلاً بیکسی، غم و الم کا مضمون جو ان کی ساری شاعری میں روح کی طرح رواں اور دواں ہے۔ اسی طرح انکے احساس اور فکر کے خاص انداز مثلاً زندگی کی معمولی اور حقیر اشیاء سے دلچسپی (جو سیکڑوں تشبیہات اور استعارات کی صورت میں ظاہر اور ثابت ہوتی ہے) ان کا طرز بیان بھی ان کے انفرادی مضامین کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے۔ یہ طرز بیان انہیں سے مخصوص ہے۔ ان داخلی اور خارجی خصائص کے امتزاج سے ان کا خاص رنگ متعین ہوا ہے۔

شاعری واردات قلبی کی سچی ترجمانی اور زندگی کی صداقتوں کی صحیح تفسیر و تشریح سے عبارت ہے۔ اس میں یہ ناگزیر ہے کہ وہ اپنے دل کے سچے جذبات کو بیان کرتا جائے۔ میر نے بھی اظہار و بیان میں اسی خلوص سے کام لیا ہے۔ انہوں نے زندگی کے واقعات کو جس طرح محسوس کیا اسی طرح انکو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسی سبب سے میر اپنی شاعری کو بلند تر چیز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

اس پردے میں غم دل کہتا ہے میر اپنا
کیا شعر و شاعری ہے، یارو شعار عاشقی

Scanned with CamSca